قصاص سے لوگوں کی زندگی محفوظ ہوجاتی ہے

(فرمودہ ۲۸-اگست ۱۹۱۴ء)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے ان آیات کی تلاوت کی:-

وَ اِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا وَ اللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ- فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ [1]

اس کے بعد فرمایا:-

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہود کو مخاطب کرکے فرمایا ہے کہ تم نے قتل کیا ایک نفس کو اور اپنی طرف سے بڑی احتیاط کی کہ اس کا پتہ نہ لگ سکے اور قاتل کا پتہ نہ چلے۔ بہت خفیہ در خفیہ تدابیر کے ماتحت اسے چھپانا چاہا۔ مگر پھر جس چیز کو خدا ظاہر کرنا چاہے اسے کون چھپاسکتاہے۔ کیسی باریک درباریک خفیہ درخفیہ کارروائی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب یہ فیصلہ ہوجاوے کہ اس کو ظاہر کردیا جاوے تو کون ہے جو اسے پوشیدہ رکھ سکے۔

تم نے کوشش کی کہ اس کو چھپاؤ مگر ہم نے اس کو ظاہر کردیا۔ اور صرف ظاہر ہی نہیں کیا بلکہ اس قاتل کو سزا بھی دلوادی۔ ہم نے حکم دیا کہ اس قاتل کو قتل کردیا جاوے اور یہ قاتل کو قتل کرنے کی سزا بیہودہ نہیں بلکہ دنیا کی زندگی اس سے وابستہ ہے۔ جو شخص کسی کو بلاوجہ اور بلاکسی قصور کے قتل کردے اس کو اس سے یہ دلیری ہوجاتی ہے کہ اوروں کو بھی قتل کردے۔ تعداد کامعاملہ الگ ہے اس کی جرأت اوراس کے دل کی حالت یہ چاہتی ہے کہ وہ ہزاروں کو بھی قتل کرسکے تو جو شخص ایک دفعہ ایسی جرأت کرے دنیا کی زندگیاں اس کی

طرف سے غیر مامون اور غیر محفوظ ہوجاتی ہیں۔ اس سے بچانے کیلئے یہ تدبیر بتلائی کہ ایسے آدمی کو قتل کردیا جاوے اس لئے قرآن کریم میں ایک جگہ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ ؏ فرمایا ہے۔ تو پچھلے باقی ماندہ آدمیوں کی زندگیاں بچانے اور مقتول کا قصاص یعنی اس کی جان کا بدلہ لینے کیلئے بھی یہ مناسب ہے کہ اس کو قتل کردیا جاوے۔ تو فرمایا۔ ہم نے تمہاری شرارت کو ظاہر کرکے مقتول کا بدلہ لیا۔ یہ ہم نے لغو نہیں کیا بلکہ لوگوں کو زندہ کرنے اور ان کی جانیں بچانے کیلئے ہم نے ایسا کیا۔

مجرم اپنے جُرم کو چھپانے کی بڑی کوشش کرتا ہے۔ چوروں کو دیکھو وہ اس لئے کہ ہمیں چوری کرتے وقت کوئی دیکھ نہ لے بڑی بڑی کوششیں کرتے ہیں اور اس لئے کہ کسی کو پتہ نہ لگ سکے وہ دن کے وقت چوری نہیں کرتے کیونکہ دن کے وقت آدمی دیکھ لیتے ہیں اس لئے انہوں نے رات کا وقت چوری کیلئے رکھا ہے۔ پھر وہ اتنی احتیاط کرتے ہیں کہ دنوں کو دیکھ لیتے ہیں کہ کون سے ہیں۔ مثلاً یہ کہ گھر کا مالک گھر میں نہ ہو اور یا پکڑنے والا مرد کوئی گھر پر نہ ہو۔ پھر وہ راتیں مخصوص کرلیتے ہیں کہ کونسی ہوں پھر وہ ایسی آہستہ چلتے ہیں کہ ذرا سی بھی آہٹ نہ ہو۔ باوجود اتنی احتیاطوں کے پھر بھی گورنمنٹ کے قید خانوں کو جاکر دیکھ لو کہ بھرے پڑے ہیں۔ ہزاروں چور پکڑے جاتے ہیں باوجود اس کے کہ وہ کتنی کوششیں اپنے جُرم کو پوشیدہ رکھنے کی کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم شریر کی شرارت اور مجرم کے جُرم کو آخرکار ظاہر کرہی دیتے ہیں۔ سب سے بڑی تسلی جو مجرم اپنے دل میں رکھتا ہے اور جو اس کو اس جُرم پر دلیر کرتی ہے وہ یہ ہے کہ مَیں نے بڑی احتیاط کرلی ہے میرا جُرم ظاہر نہیں ہوگا اور نہ میری لوگوں میں ذلت ہوگی اور میرے فعل کا کسی کو علم نہیں ہوگا۔ چور چوریاں کرتے ہیں پھر وہ اپنی طرف سے اس کے نشان اس طرح مٹاتے ہیں کہ کسی کو بالکل علم نہ ہوسکے۔ مویشی چرالئے اور دریا میں سے آٹھ آٹھ دس دس میل گزر گئے تاکہ کسی کو نشان نہ مل سکے مگر اللہ تعالیٰ نے بھی ایسے ایسے علوم پیدا کردیئے ہیں کہ ان کے ذریعہ خواہ چور بیس بیس میل پانی کے اندر سے گزر جائے تاہم اس کا پتہ لگ جاتا ہے۔

یہ ہم کو نصیحت کی ہے۔ مجرم کو جُرم پر دلیر کرنے کیلئے یہ کافی ہے کہ اسے امید ہوتی ہے کہ میرا پتہ نہیں لگ سکے گا اور یہی امید اس کو جُرم پر دلیر کرتی ہے۔ فرمایا خوب یاد رکھو کہ کوئی جُرم کبھی پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ چور رات کے وقت چوری کو جاتا ہے۔ کیوں؟ دن کو

اس کے دل میں آدمیوں کا ڈر ہوتا ہے کہ کوئی دیکھ نہ لے۔ پھر وہ اپنے دل کو بڑی بڑی تسلیاں دیتا ہے اور ڈر دور کرتا ہے اور وہ چوری کو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خوب یاد رکھو ہم ایسی باتوں کو آخرکار نکال ہی دیا کرتے ہیں۔ گورنمنٹ کے قید خانے اس بات کا ثبوت ہیں کہ مجرم چھپا نہیں رہ سکتا۔ خداتعالیٰ نے مجرم کا جُرم ظاہر کرنے کیلئے بڑے بڑے سامان پیدا کئے ہیں۔ لوگ بڑے بڑے ظلم کرتے ہیں لوگوں کے حقوق کو تلف کرتے ہیں اور پھر سمجھتے ہیں کہ کسی کو پتہ نہیں لگے گا۔ تو یاد رکھو کہ کوئی مجرم جو اپنے جُرم پر اصرار کرنے والا ہو ایسا نہیں ملے گا کہ آخرکار اس کا جُرم ظاہر نہ ہوگیا ہو اور اس کا راز پوشیدہ رہا ہواور یا وہ تادمِ مرگ باعزت رہا ہو۔

یہ نصیحت کی ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ کسی کو معلوم نہ ہوگا۔ خداتعالیٰ تمام راز ظاہر کردیتا ہے۔ کوئی زانی ہو' شرابی ہو' چور ہو' ڈاکو ہو' فریبی ہو' دغاباز ہو' اللہ تعالیٰ تمام کے رازوں کو ظاہر کردیتا ہے۔ لوگ بتیرا چھپاتے ہیں لیکن آخرکار راز کُھل جاتا ہے۔ فرمایا۔ تم یہ سمجھ کر کہ کسی کو علم نہ ہوگا کسی جُرم پر جرأت مت کرو۔ انسان اگر یہ یقین کرلے اور اس کے یقین کرنے کیلئے یہ عمدہ طریق ہے کہ وہ یہ سمجھ لے کہ وہ اگر جرم کرتا ہے اور ایک مدت تک اگر یہ نیک مشہور بھی رہے اور اس کی شرارت پر پردہ پڑا ہے تو وہ آخر کار ظاہر ہو ہی جاوے گا۔ جب انسان کو اس بات کا یقین ہوجاوے تو اس کے دل میں خداتعالیٰ کا ڈر پیدا ہوجاوے گا اور وہ گناہوں سے بچ جاوے گا۔ خدا پر اسے یقین ہوجائے گا اور اگر خدا پر یقین نہ ہو تو کم از کم آدمیوں کا اس کے دل میں ڈر پیدا ہوجائے گااور وہ اس شر سے محفوظ رہے گا۔ خدا پر انسان یقین کرلے تو جان سکتا ہے کہ یہ بات کیسی سچی ہے وَ اللّٰہُ مُخرِجٌ مَّا کُنتُمْ تَکْتُمُوْنَ۔

اب اس آیت کے ماتحت دیکھ لو کہ ہر ایک ملک میں جو جو ایجادیں ہوئی ہیں جہاں اور ایجادیں بڑھیں وہاں جُرموں کے متعلق بھی بڑی بڑی ایجادیں ہوئی ہیں۔ ایسے ایسے ہتھیار تیار ہوئے ہیں کہ لوہے کے دروازوں کو جس طرح پنیر کاٹا جاتا ہے کاٹ کر بِلا کھٹکے کے ان میں سے گزرجاتے ہیں مگر اس کے مقابلہ میں ان مُجرموں کا پتہ لگانے کیلئے بھی بڑی عجیب ایجادیں ہوئی ہیں۔ ایک ایسا آلہ ایجاد ہوا ہے کہ آدمی اس کاایک سرا اپنے گھرمیں رکھ دیتا ہے اوراس آلہ کا دوسرا سِرا پولیس سٹیشن میں ہوتا ہے چور آتا ہے۔ چور بھی بڑی احتیاط کرتا ہے لیکن اس

کی ہر ایک حرکت کا پتہ پولیس والوں کو لگتا رہتا ہے اوراس کی ایک تصویر بھی اُتر جاتی ہے یا بعض آدمی اس کا ایک سرا گھر میں اور دوسرا دفتر میں رکھ لیتے ہیں۔ چور آیا بس فوراً پتہ لگ گیا کہ فلاں کوٹھڑی میں چور ہے اور اس کا فوٹو بھی ساتھ ہی اُتر آتا ہے۔ اوراس کا پتہ لگ جاتاہے امراء کو اس سے بہت فائدہ پہنچا ہے اور وہ بہت کچھ ایسی وارداتوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

شرارتیوں نے اپنی شرارتوں کی ایجادیں کیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کی خباثتوں کو ظاہر کرنے کیلئے سامان پیدا کردیئے۔ مَیں تو اس کو بھی ایک پیشگوئی ہی سمجھتاہوں۔ اگر چوروں نے ایسی ایجادیں کیں کہ ان سے ان کا جرم پوشیدہ رہے تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے جُرم کو ظاہر کرنے کیلئے سامان پیدا کردیئے ہیں۔ یہ بڑی عبرت اور نصیحت کا مقام ہے۔ مُجرم کو اپنے جُرم پر دلیر کرنے والی چیز اور ان کیلئے یہ بڑی تسلی ہوتی ہے کہ ہم اپنے جُرم کو چھپالیں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے بھی کیسے کیسے سامان پیدا کردیئے ہیں کہ مُجرم کا جُرم کسی حالت میں مخفی نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم مخفی در مخفی اور ظاہر حالات میں بھی اس کے فرمانبردار اور مطیع ہوں اور اس کے احکام کو ماننے والے ہوں۔ آمین ثم آمین۔

(الفضل ۳۔ ستمبر ۱۹۱۴ء)

۱؎ البقرۃ: ۷۳، ۷۴　　۲؎ البقرۃ: ۱۹۰